20043-نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد مکمل سورۃ پڑھنا مستحب ہے

سوال

نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد کیا مکمل سورۃ کی بجائے کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، اس طرح نماز میں کئی ایک چھوٹی سورتیں تلاوت کرنے کی بجائے ہم بعض لمبی سورتیں پڑھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں نماز میں چھوٹی مکمل سورۃ کے بدلے کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں مکمل سورۃ کی تلاوت کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غالبا عمل یہی تھا.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے یعنی ہر رکعت میں ایک سورۃ کی تلاوت کرتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (762) صحیح مسلم حدیث نمبر (451).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ : (چھوٹی مکمل سورۃ کی قرآت کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنے سے افضل ہے) اھ

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (174/4).

کیونکہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول : " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے "

اس پر مداومت اور ہمیشگی کی دلیل ہے، یا پھر غالبا ان کا یہی فعل ہوا کرتا تھا.

دیکھیں : فتح الباری (244/2).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک رکعت میں سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا بھی ثابت ہے :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں کی دونوں رکعتوں میں .{قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا ....}. البقرۃ (136) اور جو آل عمران میں ہے .{تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم}. آل عمران (43) کی تلاوت کیا کرتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (727).

یہ حدیث ایک رکعت میں سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کی دلیل ہے۔

دیکھیں : نیل الاوطار (255/2).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریقہ تھا کہ پوری سورۃ کی تلاوت کیا کرتے تھے، اور بعض اوقات اسے دونوں رکعتوں میں پڑھتے، اور بعض اوقات سورۃ کا ابتدائی حصہ تلاوت کرتے۔

لیکن سورتوں کا آخری یا درمیان کا حصہ کی تلاوت کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا جاتا، اور ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھنا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں ایسا کیا کرتے تھے، لیکن فرضی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا جاتا۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث :

"میں ان نظائر کو جانتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں جن کو ملا کر پڑھا کرتے تھے، نجم اور الرحمن ایک رکعت میں، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت میں، سورۃ الطور اور الذاریات ایک رکعت میں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ایک رکعت میں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ایک رکعت میں، اور ویل للمطففین اور سورۃ عبس ایک رکعت میں سورۃ الدثر اور المزمل ایک رکعت میں ھل اتی علی الانسان اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت میں، اور عم یتسالون، اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں" الحدیث۔

یہ فعل کا بیان ہوا ہے، اس میں جگہ کی تعیین نہیں، آیا یہ فرضی نماز میں تھا یا کہ نفلی نماز میں؟ اس کا احتمال ہے۔

اور دو رکعتوں میں ایک سورۃ کی قرآت بہت ہی کم کیا کرتے تھے، ابوداود رحمہ اللہ تعالی نے جھنی قبیلہ کے ایک شخص سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذا زلزلت الارض دونوں رکعتوں میں سنی تھی۔

وہ کہتے ہیں : مجھے علم نہیں کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بھول کر کیا یا عمدا"؟ اھ

دیکھیں : زاد المعاد (1/214–215).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"فرضی اور نفلی نماز میں انسان کے لیے کسی سورۃ کی کوئی آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں"

ہوسکتا ہے انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم سے استدلال کیا ہو۔

فرمان باری تعالی ہے :

{چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو}المزمل (20).

لیکن سنت اور افضل یہ ہے کہ وہ مکمل سورۃ پڑھے، اور اکمل وزیادہ بہتر واچھا یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک سورۃ ہو، اگر اس میں مشقت ہو تو پھر ایک سورۃ کو رکعتوں میں تقسیم کرکے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں. اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (104/3).

اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع اور اعمال صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.